سانحہ وفات: مولانا سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے خوب عمر عطا فرمائی۔ یہاں تک کہ مشتِ استخواں ہوکر رہ گئے تھے۔ رکوع جیسی پوزیشن میں عرصہ دراز تک نماز پڑھتے اور پڑھاتے رہے۔ اس پیرانہ سالی اور خمیدہ کمر کے باوجود سورۂ یوسف جیسی لمبی لمبی سورتوں کی تلاوت اور طویل رکوع وسجود کرکے اچھے خاصے جوانوں کو تھکا دیتے۔ آخری دو ڈھائی سالوں میں نماز کے لیے نیچے نہ آسکے، اوپر ایک ساتھی کے ساتھ صف بناتے رہے۔

راقم اور مولانا عبدالرحمٰن کیریسی صاحب نے جولائی ۲۰۱۲ء میں انٹرویو لینے کی کوشش کی، تو حافظہ کے خوب ساتھ نہ دینے کا اعتراف کیا۔ راقم کو حسرت ہوئی کہ بروقت آپ سے کیوں نہ ملا۔

آخری عمر میں ایک بار گر کر بیمار ہوئے، دوسری بار وضو کرتے ہوئے گر کر شدید زخمی ہوئے اور آپریشن کی نوبت آئی۔ اس سے فارغ ہوکر کچھ عرصہ مزید بیمار رہے۔ مگر ہوش وحواس بالکل درست تھے۔ بالآخر امرتسر و دہلی کے علماء کا پردردہ سید 9 اگست 2014ء بموافق ۱۱ شوال المکرّم ۱۴۳۵ھ بروز ہفتہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ﴿إنا لله وإنا إليه راجعون﴾ جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی اور بلتستان کی جامع مساجد میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔

ازواج واولاد: آپ نے صلبی یادگار کے طور پر قاری حافظ سید ابوالحسن (دبئی شارجہ)، مولانا حافظ سید عبداللہ عمر، مولانا حافظ قاری سید ابوبکر حماد اور تین سیدزادیاں چھوڑیں۔ سید ابوالحسن صاحب ایک ممتاز قاری ہیں۔ بال بچوں سمیت دبئی میں مقیم ہیں اور خیر کم من تعلم القرآن وعلمه کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

حافظ سید عبداللہ عمر صاحب فاضل جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی اور جید قاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عمدہ آواز اور تجوید وترتیل کی نعمت سے مالا مال کیا ہے، جامع مسجد فضل اللہ میں متولی وامامت مسجد کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ خوب ملنسار، خوش اخلاق، تواضع کا پیکر واقع ہوئے ہیں۔ آپ نے 11 سال جامع مسحل أبها سعودی عرب میں وزارتِ اوقاف کے تحت قسم التحفيظ میں پڑھایا، پھر چھٹی پر گھر آئے تو والد محترمؒ نے روک لیا۔

سید ابوبکر حماد صاحب چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ حافظ قرآن، عالم دین اور خطیب ہیں۔ حسب ضرورت فتاویٰ بھی دیتے ہیں۔ اور پنڈی اسلام آباد زون میں تبلیغی وتنظیمی سرگرمیوں میں مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔

تاریخ کے اوراق

سال 2014ء کیا پایا کیا کھویا؟

عبدالرحیم روزی

سال 2014ء میں عالمی سطح پر کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے، جن میں کچھ وقائع بہت سے ممالک میں نظریہ اور پالیسی میں تبدیلی لانے اور حالات کا دھارا موڑ لینے میں سنگ میل ثابت ہوئے۔ ان احداث واقعات میں سے کچھ یہ ہیں:

❁ **17 جنوری** بہرہ داؤدی باطنی فرقہ کا 52ویں مذہبی لیڈر برہان الدین 102 سال کی عمر پا کر بمبئی میں انتقال کر گیا۔ وہ 1963ء میں اپنے مقلدین کا پیشوا مقرر ہوا تھا۔ اس کی یہ وراثت بیٹے مظفر سیف الدین کو ملی۔

❁ ملائشیا کا ایک مسافر طیارہ بیجنگ کی طرف اڑان بھر رہا تھا کہ کنٹرول ٹاور سے رابطہ منقطع ہو کر لاپتہ ہو گیا۔ امریکہ سمیت کئی ممالک جدید آلات کے ساتھ خشکی اور سمندروں میں تلاش بسیار کے باوجود اس کا کوئی سراغ نہ پاسکے۔

❁ افغانستان میں صدر حامد کرزئی کی پانچ سالہ مدت حکومت ختم ہوئی اور جناب اشرف غنی سریر آرائے صدارت ہوئے۔ موصوف پاکستان سے دوستانہ تعلقات رکھنے، دہشت گردی ختم کرنے اور امن وامان قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ اسی سلسلے میں آپ نے پاکستان کا دورہ بھی کیا ہے۔

حکومت امریکہ نے اسلامی ملک افغانستان سے اپنی افواج کو بلالیا؛ البتہ کچھ تعداد یہاں رہے گی۔ افغانیوں کو غیر ملکی سامراجی فوج سے کوئی محبت نہیں ہے۔ نہ امریکی فوج کو افغان عوام سے کوئی ہمدردی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بار بار ایک دوسرے کو قتل کا نشانہ بنا چکے ہیں۔ اور روابط وتعلقات نہایت کچے دھاگے پر استوار ہیں جو کبھی ٹوٹتے اور کبھی ملتے ہیں۔

❁ اچانک عالم عرب کے افق پر الدولة الإسلامية في العراق والشام (داعش) ابوبکر ابراہیم بغدادی کی امارت میں ظاہر ہوا، اور دیکھتے ہی دیکھتے شام اور عراق پر چھا گئے۔ میڈیا کے مطابق بلاتمیز مذہب وجنس بوڑھوں، بچوں، خواتین، مسلمانوں، غیر مسلموں سب کو قتل اور تشدد کا نشانہ بنانے لگے۔ کچھ لوگ اس تحریک کے لوگ گروہ کو تخیلاتی تصور کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شام اور عراق کے غریب عوام پر ستم ڈھانے، اسلامی جہاد کو بدنام کرنے اور دیگر گھٹیا اہداف حاصل کرنے کے لیے اسلام دشمن ممالک اس تخیلاتی گروہ کو ثابت کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ ان کی حمایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "داعش" اتنا برا نہیں ہے، جتنا میڈیا پیش کر رہے ہیں، اگرچہ ان میں بہت سی خرابیاں ہیں۔ بہر بحال میڈیا کی باتیں اگر درست مانی

جائیں تو داعش کی بہت سی کارروائیاں دین اسلام کی زریں تعلیمات سے میل نہیں کھاتیں؛ بلکہ اس کے درخشاں چہرے کو بدنما کر رہے ہیں۔

دراصل ہر زمانے میں تند و تیز تحریکوں نے ردعمل میں آکر ایسی کارروائیاں کیں، جن سے اسلام کو ہرگز فوائد حاصل نہیں ہوئے۔ قرآن کریم اور احادیث مطہرہ کی اصل تعلیمات اس طرح ہرگز نہیں۔ اور یہ انتہا پسندیاں اسلامی تعلیمات کی حقیقت کو سمجھنے میں شدید غلطیوں کا شاخسانہ ہیں۔

❁ **کریمیا کے مسلمانوں پر کیا گزری؟:** وسطی ایشیا کا چھوٹا سا ملک کریمیا سابق ''تاتارستان'' کو روس کا عفریت ہڑپ کر گیا۔ اور زبردستی اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا۔ پہلے اسلامی ملک یوکرائن کا حصہ تھا اور وہاں کے مسلمان آزادی کے ساتھ اسلامی شعائر و فرائض بجالاتے ہوئے خوش تھے۔ روس نے بلا جواز اپنی فوج وہاں اتار کر اس اسلامی ملک کو ہضم کر لیا۔ یورکرائن اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔ روس نے 70 سال تک اوزبکستان، ترکمانستان وغیرہ آٹھ اسلامی ممالک کی آزادی سلب کر کے اسلام سے دور کرنے کی کوشش کی۔ وہاں کے مسلمان اپنے اسلام کو چھپائے رکھنے کے باوجود بہت کچھ کھو بھی چکے تھے۔

اقوام متحدہ کو دیکھیے کہ یہاں بھی اسے اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں۔ اس کی متعصب نگاہوں میں مظلوم اور ظالم برابر نہیں، بلکہ جو بھی فریق مسلمان ہو اس کے مفادات کو زد پہنچانے والوں کی حمایت اس کا شعار ہے۔ اسے کریمیا کے مسلمانوں کی مظلومیت، شام کے جمہوریت پسندوں پر ظلم و بربریت، کشمیر کے حریت پسندوں کی قربانیاں کب نظر آئیں گی؟ ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝﴾

❁ وطن عزیز کے شمالی علاقوں وزیرستان وغیرہ میں ''ضرب عضب'' کی کارروائی شروع ہوئی۔ سپہ سالارِ افواج جنرل راحیل شریف کی عسکری قیادت میں یہ کارروائی اب تک جاری ہے۔ ذرائع کے مطابق بہت سے دہشت گرد مارے جا چکے ہیں۔ یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ اپنے اور بیگانے سب اسے تر نوالہ بنانے کے لیے دسترخوان پر پل پڑے ہیں۔ اپنوں کی حماقت دیکھیے کہ آسانی کے ساتھ اغیار انہیں استعمال کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنے گھر کی تباہی پر تلے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف وہ لوگ جو عوام کی خدمت کے نام پر سرکاری دفتروں میں بیٹھے ہوئے ہیں، عوام ہی کے نام پر ان کے گھروں کا چولہا جل رہا ہے، بچوں کی اعلیٰ تعلیم ہو رہی ہے، وہی لوگ تنخواہ کو تو کچھ نہیں سمجھتے گویا یہ تو ان کا آبائی حق ہے۔ مستزاد رشوت ستانی، کرپشن، دھوکا اور دھاندلی الغرض ہر قسم کی بدعنوانیوں کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ حکومتوں کی تبدیلی سے اس گراف میں

کمی بیشی ضرور آتی ہے۔ جن میں سے ایک مثبت تبدیلی یہ ہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں اشیائے خوردونوش اور ایندھن کی تھوک قیمتوں اور کرایوں میں خاطر خواہ کمی سننے میں آئی ہے؛ مگر سوال پیدا نہیں ہوتا کہ ہمارے دوکاندار اور ٹرانسپورٹ مالکان اس فائدے کا کوئی حصہ بیچارے عوام کو منتقل کریں۔ یہ طبقہ مہنگائی کی خبر کو تو جلد از جلد سن لیتے ہیں۔ مگر ارزانی کی خبر سننے کے لیے ان کے کان بھاری ہوتے ہیں۔

❁ 14 اگست: وطن عزیز میں 67 سالوں سے یوم آزادی کے طور پر منایا جا رہا تھا۔ اور اسے جنوبی ایشیا کے خطے میں اللہ کی ایک بڑی نعمت کی طور پر دیکھا، پڑھا اور سنا جا رہا تھا۔ مگر امسال ڈاکٹر طاہر القادری اور عمران خان کی قیادت میں ان کی پارٹیوں نے لاہور سے لانگ مارچ شروع کی اور اسلام آباد پارلیمنٹ ہاؤس کے قریب شاہراہ دستور پر کئی ماہ تک دھرنا لگائے رکھا۔ جناب ڈاکٹر صاحب ایک متنازعہ دینی سکالر اور ایک فرقے کے ہاں محترم شخصیت تھے۔ مگر مولانا نے خود اپنے قد کاٹھ میں سے کاٹ کر بونا کر دیا۔ اچھا ہوا کہ کچھ عرصہ بعد بات اس کی سمجھ میں آئی اور دھرنا ختم کر دیا۔ جبکہ عمران خان صاحب نے 16 دسمبر تک دھرنا لگائے رکھا۔ دونوں لیڈر نواز شریف حکومت کو گرانا چاہتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب حکومت گرنے کی مذہبی پیشگوئیوں پر پیشگوئیاں کرتے رہے۔ اعلان شدہ پیشگوئی پوری نہ ہونے پر مزید ٹائم بڑھاتے جاتے تھے۔ جبکہ عمران خان بھی سیاسی پیش گوئیاں اور نوید سناتے جاتے۔ سونامی، نیا پاکستان وغیرہ کی اصطلاحات بھی ایجاد کیں۔

ان دھرنوں کی وجہ سے وطن عزیز کو خوب مالی خسارہ ہوا، عالمی سطح پر اس کے امیج کو شدید نقصان پہنچا۔ یہ جمہوریت بھی کیسی بلا ہے کہ ہر شخص کو جو سوجھے کرنے دیتی ہے۔ کتنے مریض راستوں میں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ کتنے طلباء ایگزام نہ دے سکے۔ کتنے مسافر سفر نہ کر سکے۔ کتنے غیر ملکی سربراہان پاکستان نہ آسکے۔ کتنے مفید پروگرام ملتوی ہوئے۔ جمہوریت کی پرآشوب آنکھ کو یہ سارا ''حسن'' نظر آتا ہے۔ ان سب کا سہرا ان دونوں لیڈروں کے سر بندھ جاتا ہے۔

علامہ مرحوم نے کیا ہی خوب فرمایا تھا

ہو فکر اگر خام تو آزادیٔ افکار انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی تبدیلیوں اور آزادیوں سے بچائے، جن کے آلات انقلاب، ڈھول ڈھماکے، بے پردگی، بیہودگی، ناچ گانے اور منافی اسلام اعمال ہوں۔

❁ پڑوسی ملک بھارت میں کانگریس حکومت کے وزیر اعظم منموہن سنگھ کی حکومت نے اپنی پانچ سالہ میعاد پوری کی۔ اور بھارتیہ جنتا دل پارٹی (بی جے پی) بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئی۔ نہلے پہ دہلا یہ کہ صوبہ گجرات میں مذہبی فسادات کے